مولانا محمد زکریا سنبھلی

# فضائل اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ، سیدنا ابوسفیان، سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہم

## حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ

حضرت ابوسفیان کا نام صخر بن حرب ہے لیکن اپنی کنیت ابوسفیان کے ساتھ مشہور ہیں، انکی ایک کنیت ابوحنظلہ بھی تھی۔ قریش کے سرداروں اور مکہ کے ذہین ترین اور بااثر لوگوں میں شمار ہوتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قرابت کے باوجود ایمان لانے میں بہت تاخیر کی، غزوہ بدر میں قریش کے بڑے بڑے سردار تہہ تیغ کر دیئے گئے تھے، اس لئے غزوہ احد اور غزوہ خندق میں انھوں نے ہی مشرکین مکہ کے لشکروں کی قیادت کی۔ فتح مکہ سے ایک دن پہلے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام بالکل مکہ کے قریب تشریف فرما تھے تو حاضر خدمت ہوئے اور اسی وقت یا پھر دوسرے دن (فتح مکہ کے دن) ایمان لائے ہیں (۱)۔

## فضائل

حضرت ابوسفیان نے اپنے کفر کے زمانہ میں اسلام اور مسلمانوں کی خوب خوب مخالفت کی تھی لیکن اسلام لانے کے بعد اسلام کی حمایت میں غیر معمولی قربانیاں دے کر اس کی تلافی کردی، ویسے بھی آپ کا فرمان ہے الاسلام یھدم ما کان قبلہ یعنی اسلام لانے کے بعد ماضی کے سارے گناہ اور قصور معاف ہوجاتے ہیں۔ کفر کے زمانہ میں بھی انھوں نے ابوجہل اور ابولہب کی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور عام مسلمانوں کو تکلیفیں نہیں پہنچائیں تھیں، ایمان لانے کے معاً بعد غزوہ حنین اور غزوہ طائف میں شرکت کی ہے، غزوہ طائف میں تو انکی ایک آنکھ جاتی رہی تھی، اس موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تھا تم چاہو تو میں اللہ سے تمھاری آنکھ کی صحت کی دعا کردوں، اللہ تعالی اسکو ٹھیک کردیگا ورنہ اس کے بدلہ میں اللہ تم کو جنت عطا فرمائے گا، حضرت ابوسفیان نے عرض کیا مجھے جنت چاہئے اور آنکھ کی تکلیف اور اسکے ضائع ہونے کو برداشت کرلیا۔ انکی دوسری آنکھ بھی غزوہ یرموک میں اللہ کے راستہ میں کام آ گئی تھی اور وہ بالکل نابینا ہوگئے تھے۔ غزوہ یرموک میں اپنے بیٹے حضرت یزید بن ابی سفیان (رضی اللہ عنہما) کی قیادت میں مصروف جہاد تھے اور باآواز بلند دعا کررہے تھے یا نصر اللہ اقترب، اے نصرت خداوندی قریب آجا، اور پوری طرح نابینا ہوجانے کے باوجود مسلمانوں کو ثابت قدم رہنے اور جم

کر دشمنوں کامقابلہ کرنے کی تلقین و نصیحت کررہے تھے(۲)۔

صحیح مسلم وغیرہ کی روایت میں ہے کہ فتح مکہ کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل مکہ سے فرمایا تھا من دخل دار أبی سفیان فهو آمن (صحیح مسلم باب فتح مکہ)۔مشہور تابعی حضرت ثابت بنانی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے دار ابی سفیان کو یہ شرف اسلئے عطا کیا گیا تھا کہ مکہ کے زمانہ قیام میں آپ نے بھی اس گھر میں مشرکین مکہ کی ایذا رسانیوں سے بچنے کے لئے پناہ لی تھی (۳)۔اس حدیث کی شرح میں امام نووی نے تحریر فرمایا ہے فیه تالیف لابی سفیان و اظهار لشرفه ، یعنی آپ کے اس اعلان میں حضرت ابوسفیان کی تالیف قلب کے علاوہ انکی فضیلت کا بھی اظہار ہے۔صحیح مسلم کی ایک روایت یہ بھی مذکور ہے کہ حضرت ابوسفیان نے ایمان لانے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیااے اللہ کے رسول جس طرح زمانہ کفر میں، میں نے کفار کے لشکروں کی قیادت کی ہے، میرا دل چاہتا ہے کہ میں اسلامی لشکر کی بھی قیادت کروں (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ انکی قائدانہ صلاحیت سے واقف تھے اسلئے) آپ نے انکی یہ درخواست قبول فرمالی(۴)۔

ام المومنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا آپ کی ہی صاحبزادی ہیں، انکے تذکرہ میں یہ بات گذر چکی ہے کہ جب ابوسفیان، کواس کا علم ہوا کہ انکی بیٹی ام حبیبہ سے (جو اسوقت حبشہ میں تھیں) رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے نکاح فرمالیا ہے تو انھوں نے اس پر اپنی خوشی کااظہار کیااور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں بڑے بلند تعریفی کلمات کہے۔انکے صاحبزادے حضرت یزید بن ابی سفیان اور حضرت معاویہ بھی ایمان لانے کے بعد اسلام کے بہترین خادم اور مسلمانوں کے قائد بنے۔حضرت یزید بن ابی سفیان بھی فتح مکہ کے دن ایمان لائے تھے۔ایمان لانے کے بعد بہت سے معرکوں میں شرکت کی تھی، ملک شام اور اس کے اطراف کے بہت سے علاقوں کے فتح کرنے میں انکی حربی صلاحیتوں کو کافی دخل رہا ہے۔

**وفات**

حضرت ابوسفیان کی وفات خلافت عثمانی کے زمانہ میں ہوئی ہے۔

## حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ

حضرت معاویہ کی ولادت رسول اللہ صلی اللہ علیہ سولم کی بعثت سے پانچ سال پہلے ہوئی تھی، صلح حدیبیہ کے موقع پر ایمان لائے ہیں، اپنے ایمان لانے کا واقعہ بتلاتے ہوئے کہتے ہیں کہ جب اہل مکہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عمرہ کرنے سے منع کردیا اور آپ کے اور مکہ والوں

کے درمیان صلح نامہ لکھے جانے کے بعد آپ مدینہ طیبہ واپس جانے لگے تو مجھے آپ کے نبی برحق ہونے کا یقین ہو گیا تھا اور جب آئندہ سال آپ عمرہ کرنے کے لئے تشریف لائے ہیں تو میں مسلمان ہو چکا تھا، لیکن والدین کے خوف سے اپنے اسلام کو چھپائے رکھا اور فتح مکہ کے دن جب والدین بھی مسلمان ہو گئے تو میں نے بھی اپنے اسلام کا اظہار کر دیا (۵)۔ فتح مکہ کے بعد اس خاندان کے غالباً سبھی لوگ مدینہ آ گئے ہیں۔

## فضائل

حضرت معاویہ کو اللہ تعالیٰ نے ظاہری و باطنی کمالات سے حصہ وافر عطا فرمایا تھا، وہ بہت ہی حسین و جمیل، طویل القامت، باوقار، حلیم وبردبار، نہایت ذہین اور معاملہ فہم شخص تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتابت وحی اور خط و کتابت کی خدمت بھی ان کے سپرد کر دی تھی (۶)۔ آپ نے انکے لئے متعدد بار دعائیں فرمائی ہیں۔ ایک بار انکے لئے آپ نے دعا فرمائی اللھم علمه الکتاب والحساب وقه العذاب (۷) اے اللہ معاویہ کو کتابت اور فن حساب سکھا دیجئے اور ان کو آخرت کے عذاب سے بچائیے، اسی روایت کی بعض سندوں کے ساتھ اس کے متن میں ومکن له فی البلاد کا اضافہ بھی ذکر کیا گیا ہے، جس کا ترجمہ "اور ملکوں ملکوں انکو اقتدار نصیب فرمائیے" ہوتا ہے۔ جامع ترمذی کی ایک روایت میں انکے لئے آپ کے دعا کے الفاظ اس طرح نقل کئے گئے ہیں اللھم اجعله ھادیاً مھدیاً واھد به (۸) اے اللہ معاویہ کو اپنے بندوں کے لئے ذریعہ ہدایت اور خود ہدایت یافتہ بنا دیجئے اور ان سے ہدایت کا کام بھی لے لیجئے۔ آپ کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ مذکورہ دعائیں سب ہی قبول ہوئیں۔ وہ بہترین کاتب تھے، حتی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو کتابت وحی اور اپنی خط و کتابت کے لئے بھی منتخب فرمایا تھا، حساب کتاب کے ماہر تھے، اللہ نے انکو دور دراز علاقوں تک اسلامی سلطنت کے وسیع کرنے کا ذریعہ بنایا۔ وہ خود بھی ہدایت یافتہ تھے اور اللہ ہی جانتا ہے کتنے بندگان خدا ان کی وجہ سے دولت ایمان سے سرفراز ہوئے اور رہا آخرت کا معاملہ سو وہ تو ارحم الراحمین کے ہاتھ میں ہی ہے۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد ہی میں اسلامی فوج کے ایک بہترین سپاہی تھے۔ پھر خلفاء ثلثہ کے عہد میں اپنی صلاحیتوں کی بنیاد پہ ترقی کرتے رہے، انکو حضرت عمر نے ملک شام کا گورنر بنایا تھا اور حضرت عثمان کے عہد خلافت میں بھی وہ اسی منصب پر فائز رہے (۹)۔ حضرت عثمان کی شہادت کے بعد انکے اور حضرت علی کے مابین اختلاف اور جنگ و جدال رہا لیکن جب حضرت حسن خلافت سے ان کے حق میں دست بردار ہو گئے تو وہ خلیفۃ المسلمین ہو گئے اور ایک طویل مدت تک باتفاق

عام صحابہ و تابعین وہ امیر المومنین رہے ہیں۔اس زمانہ میں انھوں نے اسلام کے خلاف سازشوں اور شورشوں کو یکسر ختم کردیا تھااور مملکت اسلامی میں ہر طرف سکون ہی نظر آتا تھااسلئے اسلامی فوجوں کو غیر اسلامی علاقوں تک دین کی دعوت پہنچانے اور انکو مفتوح کرنیکا خوب موقع ملا۔اس کی تفصیل البدایہ والنہایہ میں دیکھی جاسکتی ہے۔ وہ غیر مسلموں کے ساتھ جنگ میں بھی اسلامی اصولوں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایات کی بہت پابندی کرتے تھے۔صرف اس ایک مثال ہی سے اس سلسلہ میں بھی انکے متبع سنت ہونیکااندازہ ہوجائیگا۔ حضرت سلیم بن عامر کہتے ہیں کہ ایک زمانہ میں حضرت معاویہ اور اہل روم کے درمیان ناجنگ معاہدہ تھا،جب اس کی مدت ختم ہونے کے قریب ہوئی تو حضرت معاویہ نے اسلامی فوجوں کو روم کی سرحد کے قریب بھیجہ شروع کردیا تا کہ جیسے ہی مدت ختم ہو ملک روم پر حملہ کردیا جائے۔بظاہر تو یہ عمل چونکہ ناجنگ معاہدہ کی مدت ختم ہونے کے بعد ہو گا اس لئے کوئی عہد شکنی کی بات نہ تھی لیکن ایک صحابی حضرت عمرو بن عبسہ گھوڑادوڑاتے ہوئے آئے اور فرمانے لگے اللہ اکبر وفا۔لاغدر یعنی اللہ اکبرہم لوگوں کے لئے عہد کو پورا کرنا لازمی ہے،بدعہدی جائز نہیں ہے۔حضرت معاویہ نے ان کی اس بات کا مطلب دریافت کیا تو انھوں نے رسول اللہ صلی علیہ وسلم کی یہ حدیث سنائی کہ جس شخص کا کسی قوم سے کوئی عہد و پیمان ہو تو اس شخص کو اس عہد وپیمان میں کوئی تبدیلی اور تغیر نہ کرنا چاہئے حتیٰ کہ اس عہد کی مدت پوری ہوجائے،یااسکواس حال میں ختم کیا جائے کہ فریقین بالکل مساوی حیثیت میں ہوں۔ حضرت عمرو بن عبسہ کا مطلب یہ تھا کہ رومیوں کی غفلت میں فوجوں کو وہاں لیجا کر جمع کرنا تا کہ مدت ختم ہوتے ہی حملہ کردیا جائے یہ بھی بدعہدی ہی ہے۔حضرت معاویہ نے فوج کو فوراً واپسی کا حکم دیدیا(۱۰)۔

انکے تقوی اور خوف خدا کاایک واقعہ اور پڑھ لیجئے،حضرت ابوہریرہ نے ایک طویل حدیث نقل کی ہے جسکا خلاصہ یہ ہے کہ ریاکار شہید،ریاکار عالم،ریاکار مال خرچ کرنے والا،یہ تینوں شخص سب سے پہلے جہنم میں ڈالے جائیں گے۔یہ حدیث جب حضرت ابوہریرہ کے کسی شاگرد نے حضرت معاویہ کو سنائی تو حضرت معاویہ کا روتے روتے یہ حال ہو گیا کہ وہاں پر موجود لوگوں کو یہ خطرہ ہونے لگا کہ کہیں انکی موت واقع نہ ہوجائے(۱۱)۔

اتباع سنت کا بہت خیال رکھتے تھے،رسول اللہ صلی علیہ وسلم کاارشاد ہے کہ عورتوں کواپنے بالوں میں دوسرے بال شامل نہ کرنے چاہئیں۔حضرت معاویہ کے علم میں یہ بات آئی کہ مدینہ کی بعض عورتیں ایسا کرنے لگی ہیں توایک دن خطبہ میں فرمایا کہ علماء مدینہ کہاں چلے گئے

ہیں۔ عورتوں کو ایسا کرنے سے کیوں نہیں منع کرتے۔ جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے (۱۲)۔

## وفات

صحیح قول کے مطابق حضرت معاویہ کی وفات رجب ۶۰ھ میں ہوئی ہے، رضی اللہ عنہ وارضاہ۔

### حواشی

(۱) سیر اعلام النبلاء ج ۲، ص ۱۰۵ و اصابہ ج ۲، ص ۲۲۸۔ (۲) اصابہ ج ۲، ص ۲۲۸ و سیر اعلام النبلاء ج ۲ ص ۱۰۶۔ (۳) اصابہ ص ۲۲۸۔ (۴) صحیح مسلم فی المناقب۔ (۵) سیر اعلام النبلاء ج ۲، ص ۱۱۲۔ (۶) اصابہ ج ۲، ص ۱۱۲۔ (۷) سیر اعلام النبلاء ج ۲، ص ۱۲۲۔ (۸) جامع ترمذی فی المناقب۔ (۹) اصابہ فی ذکر معاویہ۔ (۱۰) جامع ترمذی فی باب ماجا. فی الغدر۔ (۱۱) ترمذی فی ابواب الزھد۔ (۱۲) صحیح مسلم باب تحریم فعل الواصلۃ۔ (بشکریہ ماہنامہ الفرقان لکھنؤ فروری ۱۹۹۸ء)


## جنت میں گھر بنائیے

### جامع مسجد ختم نبوت کے لئے پنکھوں کی ضرورت

جامع مسجد ختمِ نبوت دارِ بنی ہاشم مہربان کالونی ملتان کے لئے
۲۰ پنکھوں کی فوری ضرورت ہے۔
احباب و معاونین سے درخواست ہے کہ پاک فین "56" سائز کے سفید پنکھے یا ان کی قیمت عنایت فرما کر جنت میں اپنا گھر بنائیں

### ترسیل زر کے لئے:

چیک یا ڈرافٹ بنام: سید عطاء المحسن بخاری، اکاؤنٹ نمبر 29932
حبیب بینک حسین آگاہی ملتان